نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

اور نماز باجماعت کا وجوب

تالیف:

سماحۃ الشیخ عبد العزیز ابن باز رحمہ اللہ

ترجمہ:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ .

أمابعد:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز سے متعلق یہ مختصر تحریر ہے جسے میں ہر مسلمان مرد وعورت کی خدمت میں پیش کرناچاہتاہوں، تاکہ ہر وہ شخص جو اس سے باخبر ہو جائے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز اداکرنے کی پوری کوشش کرے، آپ کاارشاد بھی یہی ہے کہ: تم لوگ ویسے ہی نماز اداکرو جس طرح مجھے اداکرتے ہوئے دیکھتے ہو،،(بخاری)، نماز نبوی کایہ مختصر بیانیہ پیش خدمت ہے:

ا۔اچھی طرح وضو کرے جیساکہ اللہ نے اس کاحکم دیاہے: اے مؤمنو! جب تم نماز کاارادہ کروتو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنی تک دھولو، سر کامسح کرواور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ،،(مائدہ:٦) نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد گرامی ہے: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسا صدقہ قبول ہوتاہے جس میں دھوکہ، فریب، اور خیانت ہو،،(مسلم) آپ نے اس صحابی کو جس نے سہی طریقے سے نماز ادانہیں کی تھی، یہ تنبیہ کی تھی کہ: جب نماز کے لئے کھڑے ہوتواچھی طرح وضو کرو۔

٢۔نمازی اپنے پورے جسم کے ساتھ قبلہ کی طرف رخ کرے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو، دل میں یہ ارادہ رکھے کہ وہ کون سی نماز اداکرنے جارہاہے، فرض یانفل، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ

کے اصحاب کرام سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے کبھی زبان سے نیت کے الفاظ ادا کئے ہوں۔

یہ بھی سنت ہے کہ نمازی اپنے سامنے ایک سترہ رکھے، خواہ وہ امام ہو یا تنہا ہی نماز ادا کر رہا ہو، آپ نے اس کا حکم اور رہنمائی فرمائی ہے۔

قبلہ رو ہونا نماز کے لئے شرط ہے، یہ الگ بات ہے کہ اس سے بعض حالات مستثنی ہیں جن کی وضاحت اہل علم کی کتابوں میں موجود ہے۔

۳۔ تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ اکبر کہے اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔

۴۔ تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھے تک یا کانوں کی لو تک بلند کرے۔

۵۔ دونوں ہاتھوں کو سینہ پر اس طرح رکھے کہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر ہو، کیونکہ ہاتھ باندھنے کا یہ طریقہ وائل بن حجر اور قبیصہ بن ہلب الطائی عن أبیہ کی روایات سے ثابت ہے۔

٦۔ دعاء استفتاح میں یہ پڑھنا سنت ہے جو ابوہریرۃ سے مروی ہے اور بخاری ومسلم نے اپنے صحیحین میں اسے ذکر کیا ہے:

اللہم باعد بني وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب، اللہم نقنی من الخاطایا کما ینقی الثوب الأبیض من الدنس، اللہم اغسلنی من خطایای بالماء والثلج والبرد،،۔

اگر چاہے تو اس دعا کی جگہ یہ بھی پڑھ سکتا ہے: سبحانک اللہم وبحمدک، وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک،، کیونکہ یہ دعا بھی آپ سے ثابت ہے، اگر ان دعاؤں کے علاوہ بھی اگر ایسی کوئی دعا پڑھتا ہے جو آپ سے ثابت ہے تو کوئی حرج نہیں، اور افضل یہ ہے کہ کہ کبھی یہ دعا

پڑھے اور کبھی وہ دعا پڑھے، اس لئے کہ ایسا کرنے سے تمام احادیث پر عمل ہو جائیگا اور اتباع میں کوئی کسر نہ رہیگی، اس دعا کے بعد أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے۔

اس کے بعد جہری نماز میں بہ آواز بلند اور سری نماز میں پست آواز سے آمین کہے، پھر جتنا میسر اور آسان ہو قرآن کی تلاوت کرے، لیکن افضل یہ ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل، فجر میں طوال مفصل اور مغرب میں قصار مفصل کی تلاوت کرے، مغرب میں کبھی کبھی طوال مفصل یا اوساط مفصل بھی پڑھی جاسکتی ہے جیسا کہ آپ سے ثابت ہے، مشروع طریقہ یہ ہے کہ عصر کی نماز ظہر کی بہ نسبت ہلکی اور مختصر ہو۔

۷۔ رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھوں کو کندھے یا کانوں کے برابر اٹھائے، اپنے سر کو پشت کے برابر رکھے، ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے، انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، اور رکوع میں اطمینان کے ساتھ یہ دعا پڑھے: سبحان ربی العظیم،،۔

افضل یہ ہے کہ اسے تین یا اس سے زائد بار پڑھے، نیز اس کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھنا مستحب ہے: سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی،،۔

۸۔ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ہاتھوں کو کندھے یا کانوں کی لو تک لے جائے او سمع اللہ لمن حمدہ کہے، خواہ امام ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو، کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے: ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ، ملأ السموات والأرض وملأ ماشئت من شئ بعد،،۔

اگر ساتھ میں یہ دعا بھی پڑھے تو زیادہ اچھی بات ہے: أہل الثناء والمجد، أحق ما قال العبد، وکلنا لک عبد، لامانع لما أعطیت، ولا معطی لامنعت، ولاینفع ذاالجد منک الجد،، اس لئے کہ بعض صحیح احادیث میں آپ سے یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے۔

اگر مقتدی ہو تو ہاتھ اٹھاتے ہوئے یہ دعا پڑھے: ربنا ولک الحمد حمدا کثیر اطیبا مبارکا فیہ، ملأ السموات والأرض وملأماشئت من شیئ بعد،،۔

اور یہ مستحب ہے کہ امام اور مقتدی اپنے ہاتھ سینہ پر رکھیں جیسا کہ رکوع سے پہلے رکھتے ہیں، آپ کا یہ عمل وائل بن حجر اور سہل بن سعد کی حدیث سے ثابت ہے۔

۹۔ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں اس طرح جائے کہ پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے پھر ہاتھ رکھے، اگر ایسا کرنا دشوار ہو تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ بھی رکھ سکتا ہے، اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کو حالت سجدہ میں قبلہ رخ رکھے، ہاتھ کی انگلیاں باہم ملی ہوئی ہوں اور سجدہ ان سات اعضاء کے سہارے کرے: پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور پاؤں کی انگلیوں کا باطنی حصہ۔

نیز سجدہ کی حالت میں یہ دعا تین یا اس سے زائد مرتبہ پڑھے: سبحان ربی الأعلی،،

سجدہ میں یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے: سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی،،

حالت سجدہ میں کثرت سے دعا کرے، اس لئے کہ حدیث نبوی ہے: رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں کثرت سے دعا کرو، امید کہ اللہ تمہاری دعا کو سن لے"۔

آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا

ہے، چنانچہ سجدہ میں خوب دعائیں کرو" (مسلم) اپنے لئے اور دیگر مسلمانوں کے لئے رب سے دنیاو آخرت کی بھلائی طلب کرے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض، پہلوؤں سے بانہوں کو ہٹائے رکھے، پیٹ کو زانوؤں سے الگ رکھے، زانوؤں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے، اور بازو کو زمین سے اوپر رکھے، حدیث ہے کہ: سجدہ میں اعتدال اختیار کرو، اور تم میں سے کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے،، (متفق علیہ(

۱۰۔ اللہ اکبر کہ کر سجدے سے سر اٹھائے، بائیں پاؤں کو پھیلا کر اس پر بیٹھ جائے، دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے، اور ہاتھوں کو زانو اور گھٹنوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے: رب اغفرلی، رب اغفرلی، رب اغفرلی، اللہم اغفرلی، وارحمنی، واہدنی، وارزقنی، وعافنی، واجبرنی" اس جلسے میں اس طرح اطمینان کے ساتھ بیٹھے کہ ساری ہڈی اپنی جگہ لوٹ جائے جیسا کہ رکوع کہ بعد، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد اور دو سجدوں کے درمیان لمبا وقفہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۔ تکبیر کہ کر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی وہی سب کرے جو پہلے سجدہ میں کر چکے ہیں۔

۱۲۔ اللہ اکبر کہ کر سجدہ سے سر اٹھائے، اور دو سجدوں کے درمیان جس قدر بیٹھتے ہیں اسی طرح بیٹھے، اسے جلسۃالاستراحۃ کہتے ہیں، صحیح قول کے مطابق یہ مستحب ہے، اگر اسے چھوڑ بھی دے تو کوئی حرج نہیں، اس جلسے میں کوئی ذکر اور دعا نہیں ہے، پھر اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائے، اگر دشوار ہو تو ہاتھوں کے سہارے سے اٹھے، پھر سورہ فاتحہ اور قرآن کی تلاوت کرے، جیسا کہ پہلی رکعت کے بیان میں گزر چکا ہے، مقتدی کے لئے یہ جائز

اور روا نہیں کہ نماز کی ادائیگی میں امام سے پہلے سبقت کرے، اس لئے کہ نبی نے امت کو اس سے منع فرمایا ہے، امام کے ساتھ ساتھ بھی سجدہ ور کوع اور قیام کرنا مکروہ ہے، نبوی طریقہ یہ ہے کہ امام کے فورا بعد ان کی آواز ختم ہوتے ہی بغیر کسی تاخیر کے اپنے اعمال ادا کرے، اس لئے کہ حدیث پاک ہے: امام اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ لوگ اس کی اتباع کریں، تم اس کی اتباع میں سبقت اور تاخیر جیسے مختلف حرکتیں نہ کرو، بلکہ جب امام تکبیر کہ چکے تب تم تکبیر کہو، جب رکوع میں چلا جائے تب تم رکوع کرو، جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو: ربنا ولک الحمد، اور جب سجدہ میں چلا جائے تب تم سجدہ کرو،، (متفق علیہ (

۱۳۔ جب دو رکعت والی نماز ہو مثلا فجر، جمعہ یا عید کی نماز، تو دوسرے سجدہ کے بعد اس طرح بیٹھے کہ دایاں پاؤں کھڑا ہو، بایاں پاؤں زمین پر پھیلا ہو، ہاتھوں کو زانوؤں پر اس طرح رکھے کہ ساری انگلیاں بندھی ہوئی ہوں، سوائے شہادت کی انگلی کے، اس انگلی سے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور دعا پڑھتے ہوئے اشارہ کرے، یا یہ کہ سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے بعد والی انگلی کو باندھ لے، بیچ والی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بنالے، اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے، یہ دونوں طریقے آپ سے ثابت ہیں، افضل یہ ہے کہ وقفے وقفے سے دونوں پر عمل کرے، نیز بائیں ہاتھ کو بائیں زانو اور گھٹنے پر رکھے، پھر بیٹھے ہوئے تشہد میں یہ دعا پڑھے:

التحیات للہ والصلوات والطیبات والسلام علیک أیہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علی عباد اللہ الصالحین، أشہد أن لا الہ الا اللہ، وأشہد أن محمد اعبدہ ورسولہ،، اس دعا کے بعد یہ دعا کرے:

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید، وبارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید"

اس کے بعد چار چیزوں سے اس دعا کے ساتھ اللہ کی پناہ طلب کرے: اللہم انی أعوذ بک من عذاب جہنم و من عذاب القبر و من فتنۃ المحیا والممات و من فتنۃ المسیح الدجال"۔

پھر دین و دنیا کی جو بھلائی طلب کرنی ہو، کرے، اگر والدین اور دیگر مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرے تو کوئی حرج نہیں، خواہ نفل نماز میں ہو یا فرض نماز میں، کیونکہ ابن مسعود سے مروی حدیث میں آپ کا عمومی فرمان ہے کہ: پھر اللہ سے اپنی پسندیدہ دعائیں کرے" ایک دوسری روایت ہے کہ: پھر اللہ سے جو چاہے مانگے" یہ دعا اتنی جامع ہے کہ دین و دنیا کی تمام بھلائیاں اس میں شامل ہیں، اخیر میں دائیں اور بائیں طرف رخ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ.

۱۴۔ اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز ہو جیسے ظہر اور مغرب، تو تشہد کی دعا پڑھنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر گھٹنوں کے بل پر کھڑا ہو جائے، اپنے ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور سینے پر رکھے اور صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے۔

ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر کبھی کبھی سورہ فاتحہ کے علاوہ کوئی سورہ بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے، اور اگر پہلی تشہد میں دعاء تشہد کے بعد درود پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ

یہ مستحب ہے نہ کہ واجب، مغرب میں تیسری رکعت اور ظہر، عصر اور عشاء میں چوتھی رکعت کے بعد تشہد کے لئے بیٹھ جائے، نبی پر درود و سلام بھیجے، جہنم اور قبر کی عذاب، زندگی و موت اور دجال کے فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اور کثرت سے دعا کرے، اس طرح کے مقامات پر جو دعا ثابت اور مشروع ہے وہ یہ ہے: ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وبیشتر یہی دعا کیا کرتے، جیسا کہ دو رکعت والی نماز کے بیان میں گزر چکا ہے۔

اس تشہد میں تورک کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ: بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کے نیچے رکھ کر زمین کے بل پر بیٹھے، اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، حضرت ابو حمید کی حدیث ہے کہ: دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے یہ کہے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تین مرتبہ استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے: اللھم أنت السلام ومنک السلام، تبارکت یاذا الجلال والاکرام، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، اللھم لا مانع لما أعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد، لا الہ الا اللہ، ولا نعبد الا ایاہ، لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن، لا الہ الا اللہ، مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون"۔

۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳مرتبہ الحمد للہ، ۳۳مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سوویں مرتبہ یہ کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر" پھر آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ أحد، قل أعوذ برب الفلق، اور قل أعوذ برب الناس کی تلاوت کرے، ایسا ہر نماز کے بعد

کرے، ان تینوں سورتوں کو مغرب اور فجر کے بعد تین تین دفعہ پڑھنا مستحب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا صحیح حدیث کی رو سے ثابت ہے، مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ دعا کے بعد دس بار یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیئ قدیر" یہ دعا بھی آپ سے ثابت ہے۔

اگر امام ہو تو سلام کے بعد تین دفعہ استغفار اور اللھم أنت السلام ومنک السلام... پڑھ کر مقتدی کی طرف رخ کرلے اور نماز کے بعد کی مذکورہ دعائیں پڑھے، مختلف احادیث سے آپ کا یہ طریقہ ثابت ہے، مثلا عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جسے امام مسلم نے صحیح میں ذکر کیا ہے، یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ تمام دعائیں سنت ہیں، نہ کہ واجب اور فرض۔

تمام مسلمان مرد وعورت کے لئے یہ مستحب ہے کہ ظہر سے پہلے چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت، اور فجر سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے، یہ تمام بارہ رکعات ہوئیں، جنہیں سنن رواتب کہا جاتا ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت قیام میں ان کا اہتمام کیا کرتے اور پابندی سے انہیں ادا کرتے تھے۔

اگر آپ سفر میں ہوتے تو صرف فجر سے پہلے کی دو رکعت اور وتر کی پابندی کرتے، اور دیگر سنن رواتب ترک فرماتے، آپ کے اس عمل میں ہمارے لئے اسوۂ ونمونہ ہے، اللہ کا فرمان ہے: تمہارے لئے اللہ کے رسول کے اندر بہترین اسوۂ ہے" (احزاب:۲۱) آپ ﷺ وسلم کی حدیث ہے: اسی طرح نمازیں پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو" (بخاری)۔

افضل اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ یہ تمام سنتیں گھر میں ادا کی جائیں، تاہم اگر کوئی مسجد میں بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: انسان کی بہترین نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر میں ادا کرتا ہے سوائے فرض نمازوں کے" (متفق علیہ (

ان بارہ رکعات کی پابندی کرنا جنت سے سرفراز ہونے کے اسباب میں سے ہے، صحیح مسلم میں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی اللہ کے لئے ہر روز فرض نماز کے علاوہ نفلی طور پر بارہ رکعات ادا کرتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے،، امام مسلم نے اس حدیث کی شرح میں ان بارہ رکعات کی تفصیل ذکر کی ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے۔

اگر عصر سے پہلے چار رکعات، مغرب سے پہلے دو رکعات، اور عشاء سے پہلے دو رکعات ادا کرتا ہے تو یہ بھی بہتر ہے، آپ کی حدیث ہے: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات (نفل) پڑھی،، (ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے، ترمذی نے اسے حسن کہا ہے، ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، حدیث کی اسناد صحیح ہے) نیز آپ کی یہ بھی حدیث ہے: ہر دو اذان (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان ایک نماز ہے، ہر دو اذان کے درمیان ایک نماز ہے،، تیسری مرتبہ کہا: اس کے لئے جو ایسا کرنا چاہے،، (بخاری (

اگر ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعات پڑھے تو یہ بھی بہتر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص پابندی کے ساتھ ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعات نفل کا اہتمام کرتا

ہے، اس شخص پر اللہ جہنم کو حرام کر دیتا ہے،،(اس حدیث کو امام احمد اور اصحاب السنن نے اُم حبیبہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے(

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سنن رواتب جو بارہ رکعات ہیں، ان کے علاوہ اگر کوئی ظہر کے بعد دو رکعت اضافی پڑھتا ہے، تو اسے اُم حبیبہ کی حدیث میں ذکر کردہ فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔

واللہ ولی التوفیق... وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد بن عبد اللہ وعلی آلہ واُصحابہ واُتباعہ باحسان الی یوم الدین۔

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب ہے

(سماحۃ الاِمام) عبد العزیز ابن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے لئے جس کی نظر سے یہ پیغام گزرے، اللہ ان سب کو ایسے عمل کی توفیق بخشے جس میں رب کی رضا ہو، اور ہم سب کو اپنے ان بندوں میں شامل فرمائے جو رب سے ڈرتے اور اس کا خوف رکھتے ہیں، آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

أما بعد:

مجھے خبر ملی ہے کہ بہت سے لوگ کبھی کبھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے سلسلے میں تساہل اور سستی سے کام لیتے ہیں، اور دلیل کے طور پر کچھ علماء کی مثال پیش کرتے ہیں، میں نے اس تناظر میں یہ ضروری سمجھا کہ اس معاملے کی سنگینی سے لوگوں کو باخبر کردوں کہ کسی بھی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ ایک ایسے معاملے میں تساہل سے کام لے جس کی عظمت شان کو اللہ نے اپنی عظیم کتاب اور رسول کریم ﷺ نے اپنے ارشادات میں بیان فرمائی ہے۔

اللہ اپنی کتاب حکیم میں بیشتر مقامات پر نماز کا ذکر فرمایا ہے، اس کی رفعت شان بیان کی ہے، نماز

کی پابندی اور جماعت کے ساتھ نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے، نیز یہ بھی وضاحت کردی ہے کہ نماز کے معاملے میں سستی کاہلی سے کام لینا دراصل منافقیں کی صفات میں سے ہے، اللہ کتاب مبین میں ارشاد فرماتا ہے: حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطی وقوموا اللہ قانتین،،(بقرۃ:۴۳(نماز کی پابندی کرو اور عصر کی نماز کا بہ طور خاص اہتمام کرو اور اللہ کے لئے خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرو۔

بھلا وہ شخص جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرتا ہو اور نماز کے سلسلے میں سستی اور کاہلی کا بھی شکار ہو، وہ کیسے نماز کی پابندی اور اس کی عظمتِ شان کا لحاظ کر سکتا ہے، جبکہ اللہ کا فرمان ہے: نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھو).(بقرۃ:۴۳(

یہ آیت کریمہ واضح دلیل ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب ہے، اگر آیت کا مقصد صرف نماز پڑھ لینا ہوتا تو آیت کے اخیر میں وارکعوا مع الراکعین (جماعت کے ساتھ نماز قائم کرو) کہنے کا کوئی مطلب اور محل ہی نہ ہوتا، اس لئے کہ آیت کے شروع میں نماز قائم کرنے کا مطلق حکم آچکا ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلاۃ فلتقم طائفۃ منھم معکم ولیأخذوا أسلحتھم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم ولتأت طائفۃ أخری لم یصلوا فلیصلوا معک ولیأخذوا حذرھم وأسلحتھم "(نساء:۱۰۲)

گویااللہ نے جنگ کے میدان میں بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو واجب قرار دیا ہے، عام حالات کا آپ خود اندازہ لگاسکتے ہیں؟ اگر کسی کے لئے جماعت کو ترک کرنے کی اجازت ہوتی تو وہ لوگ اس کے زیادہ مستحق ہوتے جو صف بستہ دشمنوں سے لڑتے اور میدانِ جنگ میں دشمنوں کے نشانے پر ہوتے ہیں، جب انہیں بھی ترکِ جماعت کی اجازت نہیں ملی تو اس کا واضح مطلب ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز کی پابندی اہم ترین واجبات میں سے ہے، اور کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کے اس سے لاپرواہی برتے اور جماعت سے پیچھے رہے۔

صحیحین میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہوتی ہے کہ میں نماز قائم کرنے کا حکم دیدوں اور کسی آدمی کو امامت کا مکلف کردوں، پھر لکڑیوں کے بنڈل سمیت کچھ لوگوں کو ساتھ لیکر ان لوگوں کے گھر کو جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر جلاکر خاکستر کردوں۔

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ: ہمارے زمانے میں کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق مشہور ہو، یا وہ جو مریض ہو، یہاں تک کہ مریض کو دو آدمی کے سہارے لایا جاتا تھا تاکہ وہ نماز ادا کرسکے۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے بہت سے طریقے سکھائے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس مسجد میں (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کی جائے جس میں اذان ہوتی ہے۔

صحیح مسلم ہی میں ابن مسعود کا یہ قول بھی منقول ہے کہ: جس کے لئے یہ بات خوشی کا باعث ہو کہ وہ کل قیامت کے دن اللہ سے حالت اسلام میں ملاقات کرے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کی پابندی کرے، جہاں کہیں بھی اذان کی آواز آئے (نماز کے لئے حاضر ہو جائے)، اس لئے کہ اللہ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے بعض طریقوں کو مشروع قرار دیا ہے اور یہ نمازیں انہی میں سے ہیں، اگر تم اپنے گھروں میں اسی طرح نماز پڑھو جس طرح یہ (جماعت سے) پیچھے رہنے والا پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت سے محروم رہ جاؤ گے، اور اگر تم نے نبی کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہی کے شکار ہو جاؤ گے، جو انسان بھی خوب اچھی طرح طہارت و پاکی اختیار کرتا ہے اور کسی مسجد کی طرف چل پڑتا ہے تو اللہ اس کے ہر ایک قدم پر ایک نیکی لکھتا، ایک درجہ بلند کر دیتا اور ایک گناہ کو معاف فرما دیتا ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں سوائے مشہور منافق کے کوئی بھی نماز ترک نہیں کرتا اور نہ اس سے بے زار رہتا تھا، بلکہ بیمار شخص کو دو آدمی کے کندھے کے درمیان لٹکا کر لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

صحیح مسلم ہی میں ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کوئی رہنما نہیں ہے جو مسجد تک میری رہنمائی کرے، تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل سکتی ہے؟ آپ نے ان سے عرض کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: تو مسجد میں نماز پڑھو۔

ایسی احادیث کی تعداد بہت ہے جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز واجب ہے اور یہ

بھی واجب ہے کہ نماز اللہ کے ان گھروں میں قائم کی جائے جن میں اللہ کی ندا بلند کی جاتی ہے، چنانچہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس کا پورا خیال رکھے، اس پر عمل پیرا ہو، اپنے اہل وعیال، پڑوسیوں اور دیگر مسلمان بھائیوں کو اس کی تلقین کرے، تاکہ اللہ اور رسول کے حکم پر عمل ہو سکے، اللہ اور رسول کے منع کردہ امور سے بچا جا سکے اور ان منافقین کی مشابہت سے دور رہا جا سکے جنہیں اللہ نے بڑے مذموم صفات سے متصف کیا ہے، جن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نماز میں تساہل اور سستی برتتے ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: بے شک منافقین اللہ کو دھوکا دیتے ہیں جبکہ اللہ خود انہیں دھوکے میں مبتلا کرنے والا ہے، جب یہ منافقین نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی اور کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھانے کے لئے، وہ اللہ کو بہت کم ہی یاد کرتے ہیں، وہ درمیانی لوگ ہیں، نہ ادھر کے نہ ادھر کے، جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو آپ اس کے لئے ہدایت کا کوئی بھی راستہ نہیں پا سکتے'' (نساء:۱۴۲۔۱۴۳)

جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں سستی کرنا دراصل نماز کو بالکلیہ ترک کرنے کا اہم سبب ہے، جبکہ یہ بات ہر کسی کے علم میں ہے کہ نماز کو چھوڑ دینا کفر، گمراہی اور دائرۂ اسلام سے نکل جانا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: انسان کے درمیان اور کفر و شرک کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز نماز ہی ہے،، (مسلم نے اپنے صحیح میں اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے) یہ بھی حدیث ہے کہ: ہمارے اور ان کے درمیان عہد و پیمان نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا'' ایسی بہت سی آیات اور احادیث ہیں جن سے نمازی کی عظمتِ شان اور

اس کی پابندی اور باجماعت ادائیگی کے وجوب اور اسے چھوڑنے کی شناعت پر واضح روشنی پڑتی ہے۔

چنانچہ ہر مسلمان کے لئے واجب وضروری ہے کہ وقت پر نماز کی ادائیگی کو لازم بنائے، نماز اسی طرح قائم کرے جس طرح اللہ نے اس کو مشروع کیا ہے، نیز اسے جماعت کے ساتھ اللہ کے گھر میں ادا کرے، اللہ اور رسول کی اطاعت کا یہی تقاضہ ہے اور اسی میں اللہ کے غیظ وغضب اور اس کے سخت عذاب سے نجات کا سامان ہے۔

جب حق واضح ہو جائے اور اس کی دلیلیں سامنے آجائیں تو اس کے بعد کسی کو لئے یہ روا نہیں کہ کسی ایرے غیرے کے قول اور فتوی کی وجہ سے اس سے اعراض برتے، اس لئے کہ اللہ فرماتا ہے: اگر تمہارے اندر کسی معاملے میں اختلاف واقع ہو جائے تو تم اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر اور اچھا طریقہ ہے،، (نساء:۵۹(

نیز اللہ کا فرمان ہے: جو لوگ رسول گرامی ﷺ کے فیصلے اور حکم سے اختلاف رکھتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں وہ کسی فتنے میں نہ مبتلا ہو جائیں یا کسی دردناک عذاب کے شکار نہ ہو جائیں،، (نور:۶۳)

نماز کے اندر جو بے شمار فوائد اور مختلف مصلحتیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں، وہ بھی کسی سے مخفی نہیں، نماز کے وہ فائدے جو بہت واضح اور آسانی سے سمجھ میں آنے والے ہیں وہ یہ ہیں: تقوی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون، حق اور راست روی کی تلقین اور اس پر صبر سے کام لینا، نماز

میں پیچھے رہنے والوں کو وقت پر حاضر ہونے کے لئے حوصلہ بخشنا، نادان لوگوں کو معلومات فراہم کرنا، منافقوں کے غیظ وغضب کو بھڑکانا، ان کے راستے سے دور رہنے کی تاکید کرنا، اللہ کے بندوں کے درمیان دینی شعائر کا مظاہرہ کرنا، گفتار و کردار ہر دو طریقے سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلانا، یہ سب ایسے فوائد ہیں جن کے مظاہر ہمیں نماز میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

اللہ ہمیں اور آپ کو ایسے کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا اور دنیا و آخرت کی بھلائی پنہاں ہو، ہم سب کو اپنے نفس کی برائی اور اپنے اعمال کی برائی اور کفار و منافقین کی مشابہت سے محفوظ رکھے، یقیناً اللہ کی ذات سخی اور داتا ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ.